اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

دوسری جماعت کے لیے

غلام محی الدّین

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
استنبول اوکلینڈ بینگ کوک بیونس آئرس
ٹورونٹو ٹوکیو ٹیپی چنائے دارالسلام دہلی ساؤ پالو
شنگھائی کراچی کوالالمپور کولکتہ کیپ ٹاؤن ممبئی میڈرڈ
میکسیکوسٹی میلبرن نیروبی ہونگ کونگ

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۳ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل، ترجمہ کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لئے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579000 0

پاکستان میں ــــــــــ، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
۵- بنگلور ٹاؤن، شارع فیصل،
پی-او بکس ۱۳۰۳۳، کراچی-۷۴۳۵۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

اسلامیات کی تعلیم نہایت توجہ طلب ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس میں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلامیات کی تدریس کا مقصد طالب علموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان میں نیک عمل کا جذبہ بیدار کرنا ہے تاکہ وہ ایک بہترین معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامیات پڑھاتے وقت طلبا پر یہ واضح کردیا جائے کہ ہمارا دین، اسلام محض چند عقائد یا رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زندہ، مؤثّر اور متحرک نظام ہے جو ہمیں زندگی گزارنے کے سچّے اور سیدھے راستے دکھاتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کون سے کام بھلائی کے ہیں اور کون سے کام بُرے ہیں۔

اسلامیات کی افادیت سے طلبا کو روشناس کرانا بھی نہایت ضروری ہے۔ طلبا کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اسلامیات کی تعلیم اللہ ربّ العزّت کی حاکمیت کا غیر متزلزل احساس پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ہمارے یقین کو کامل بناتی ہے۔ یومِ جزا و سزا پر ہمارے ایمان اور یقین کو مضبوط دلائل فراہم کرتی ہے اور یہ وہ عوامل ہیں جن کی بنا پر ہمارے اندر نیک عمل کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور ہمارے کردار و شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

بچّوں کو درسی کتاب پڑھانے والے استاد کو پوری طرح ادراک ہونا چاہیے کہ وہ انھیں یہ کتاب کیوں پڑھا رہا ہے۔ اسے نہ صرف درسی کتاب کا اچّھی طرح مطالعہ کرلینا چاہیے بلکہ زیرِ نظر رہنمائے اساتذہ کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ معلّمینِ اسلامیات کو زیرِ تذکرہ درسی کتاب میں شامل عنوانات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بچّوں کو اسلامیات کا درس دینا چاہیے۔ بچّوں میں اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور قرآن سے محبّت کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لیے اسباب مہیا کرنے چاہئیں۔ طلبا کو حقوق العباد سے آگاہ کرنا بھی تدریسِ اسلامیات کا ایک اہم مقصد ہے، معلّم کو اس پہلو سے صرفِ نظر نہیں کرنا چاہیے۔

معلّمینِ اسلامیات کے لیے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ وہ جن بچّوں کو اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں ان کی عمریں سات آٹھ برس کے لگ بھگ ہیں۔ اس عمر کے بچّے نہایت کم سِن اور معصوم ہوتے ہیں اور ان کی مثال ایک نازک پھول یا کلی کی سی ہوتی ہے۔ ان بچّوں کے ساتھ سخت لہجے

میں بات کرنا یا انھیں خوف میں مبتلا کر کے تعلیم دینا ایسا ہی ہے جیسے پھولوں پر لُو چلنے لگے اور پودوں پر ٹڈّی دل حملہ آور ہوجائے۔ بچّوں کے ساتھ شفقت اور محبّت کا رویّہ اپنانا چاہیے اور ان کی دل جوئی اور دل داری کرنی چاہیے۔ تدریس کے فرائض کی انجام دہی کے دوران طالب علموں پر جبر یا تشدّد ہرگز زیب نہیں دیتا۔ معلّمانہ منصب کی روح شفقت، محبّت، دل داری اور خیر خواہی سے عبارت ہے۔ بچّوں کو مارنے، پیٹنے یا خوف اور دباؤ کا رویّہ اختیار کرنے سے طالب علم وقتی یا عارضی اثر قبول کرسکتا ہے، دائمی نہیں۔ برسہا برس کے تجربات سے ثابت ہے کہ سخت کلمات کی نسبت نرم گوئی اور شفقت و پیار کا لہجہ زیادہ اثر انگیز ثابت ہوتا ہے۔

تدریس کا اوّلین مقصد طلبا کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کو طلبا کی ذہنی سطح، عمر، دلچسپی اور ماحول کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ سبق کو کامیاب اور دلچسپ بنانے کے لیے استاد مکمل تیاری کر کے کمرۂ جماعت میں آئے۔

معلّمین کے لیے یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ تمام بچّے یکساں ذہنی صلاحیت کے حامل نہیں ہوتے۔ بعض بچّے کُند ذہن ہوتے ہیں۔ ایسے بچّوں پر خصوصی و انفرادی توجہ دینا معلّم کا اخلاقی فرض ہے۔ کم ذہنی استعداد کے بچّوں کو عام بچّوں یا اعلیٰ ذہنی استعداد کے حامل بچّوں کے ساتھ بٹھانے سے بھی ان بچّوں کی ذہنی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ اعلیٰ ذہنی استعداد کے حامل بچّوں پر کسی قسم کے منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔

اسلامیات کی تعلیم و تدریس کا بنیادی مقصد بچّوں کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ انھیں نیک و صالح عمل کی جانب راغب کرنا اور انھیں ایک ایسا فعال شہری بنانا ہے جو ہمارے معاشرے کو بہترین معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کر سکے۔ اس رہنمائے اساتذہ کا مقصد معلّمینِ اسلامیات کی مناسب راہ نمائی کرنا ہے تا کہ وہ تدریس کا عمل زیادہ سے زیادہ مؤثّر بنا سکیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ہر سبق کی تدریس کے مقاصد، اصول اور طریقہ ہائے تدریس بیان کیے گئے ہیں جن کو مدِّ نظر رکھ کر استاد زیادہ بہتر نتائج حاصل کرسکتا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب معلّمینِ اسلامیات کے لیے راہ نما ثابت ہوگی اور وہ اس کی مدد سے اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دے سکیں گے۔

تدریس کے طریقوں، تعلیم کی اہمیت اور افادیت سے واقفیت استاد کے لیے بہت ضروری ہے۔ اسے تدریس کے مقاصد کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اشاراتِ سبق مرتب کرنے اور امدادی اشیا

کا اہتمام کرنے کے اصولوں سے بھی واقف ہونا چاہیے۔ کمرۂ تدریس میں معلّم کو ہمہ وقت مستعد اورمتحرک نظر آنا چاہیے۔ لباس اور وضع قطع کے معاملے میں بھی احتیاط برتنا ، استاد کے لیے بہت ضروری ہے کیوں کہ وہ تمام طلبا کے لیے ایک مثال ہوتا ہے۔ گفتگو میں نرمی اور شائستگی بھی استاد کا ایک اہم وصف ہے۔

فہرست

باب اوّل : قرآن مجید

O ناظرہ قرآن ۴

O حفظِ قرآن ۵

O حفظ و ترجمہ ۵

باب دوم : ایمانیات و عبادات

O اللہ پر ایمان ۶

O ہمارے نبی ﷺ ۷

O قرآنِ مجید ۸

O طہارت ۹

O روزہ ۱۰

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

O رسول اللہ ﷺ کی رضاعت ۱۱

باب چہارم : اخلاق و آداب

O والدین کا احترام ۱۳

O اساتذہ ، بزرگوں اور کتابوں کا احترام ۱۵

O کتابوں کا ادب ۱۷

O سچّائی میں بڑی طاقت ہے ۱۸

O گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنا ۲۰

O شکر گُزاری ۲۱

O معافی مانگنا ۲۲

O جماعت کے آداب ۲۳

O اچھّے ساتھی ۲۵

چند ضروری باتیں

اسلامیات کی تعلیم نہایت توجہ کی طالب ہے کیوں کہ یہ وہ مضمون ہے جس میں درحقیقت قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلامیات کی تدریس کے ذریعے طالب علموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان میں نیک عمل کا جذبہ بھی بیدار کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامیات کا درس دیتے وقت طلبا پر یہ واضح کردیا جائے کہ اسلام محض چند عقائد یا رسوم کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک زندہ ، متحرک اور مؤثّر نظام ہے جو ہمیں ہر وقت راست کاموں میں مصروف رکھتا ہے اور ہر شعبۂ حیات میں ہماری واضح رہنمائی کرتا ہے کہ کن کاموں سے بچنا چاہیے اور کون سے کام کرنے میں بھلائی ہے۔

اسلامیات کی تعلیم ، طالب علموں میں اللّٰہ ربّ العزّت کی حاکمیت کا غیر متزلزل احساس پیدا کرتی ہے اور یوم جزا و سزا پر ہمارے ایمان اور ایقان کو مضبوط دلائل فراہم کرتی ہے جن کی بنا پر ہمارے اندر اچھّے عمل کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور ہمارے کردار اور شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

معلّم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طالب علموں کو ان کے حقوق اور فرائض سے آگاہ کرے۔ انھیں یہ بتائے کہ حقوق العباد کیا ہیں۔ والدین ، بزرگوں ، اساتذہ ، بھائیوں ، بہنوں ، رشتے داروں ، بچّوں ، پڑوسیوں اور دوستوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے۔ ملازمت ، تجارت ، لین دین یا کاروبار کے آداب کیا ہیں۔ اسلامیات کی تدریس سے طالب علموں میں اتحاد اور یکجہتی کا جذبہ بیدار کرنے میں مدد ملتی ہے اور یہ ہر فرد میں انسانی حقوق کا شعور بیدار کرتی ہے۔ سماجی ، ثقافتی ، معاشرتی اور معاشی لحاظ سے یہ انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے۔

اسلامیات کی تدریس کے پس منظر میں اعلیٰ اور ارفع مقاصد کے حصول کے لیے معلّمینِ اسلامیات کا کردار نہایت اہم قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو "معلّم انسانیت" کا مقام حاصل ہے کیوں کہ آپ ﷺ نے نہ صرف زبانی طور پر دین اسلام کی تعلیم دی جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے بلکہ اپنے قول ، عمل اور کردار سے خود کو اپنی تعلیمات کا عملی نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اپنی امّت یعنی مسلمانوں سے ہمدردانہ ، مشفقانہ ، رحم دلانہ اور منصفانہ سلوک کا مظاہرہ کیا بلکہ غیر مسلموں سے بھی مثالی سلوک کا مظاہرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ طرزِ عمل ہمیں بتاتا ہے کہ معلّمینِ اسلامیات کو بھی اپنے اوصاف اور کردار کے حوالے سے ایک

مثالی شخصیت ہونا چاہیے۔ انھیں دین اسلام اور دینی تشخص سے واضح آگہی ہونی چاہیے اور اپنے مطمحِ نظر اور نصب العین کا واضح ادراک ہونا چاہیے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ جب وہ طالب علموں کو درس دیں تو طلبا ان کے کردار اور شخصیت کو سامنے رکھتے ہوئے خود بھی ان ہی اوصاف کا نمونہ بن سکیں۔ معلّمینِ اسلامیات، تدریس کے امور میں جس قدر خلوص کا مظاہرہ کریں گے اور اپنے اوصاف کا عملی مظاہرہ کریں گے اس کا اثر آگے چل کر طلبا کی قومی و ملّی زندگی پر بھی پڑے گا۔

دورِ جدید کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی کما حقہ واقف ہوں۔ لہٰذا معلّمینِ اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی اور جدید علوم سے بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ ہمارے مذہب میں عربی زبان کی بہت اہمیت ہے۔ قرآن مجید بھی عربی زبان میں نازل ہوا ہے لہٰذا عربی زبان سے واقفیت حاصل کرنا معلّمینِ اسلامیات کے لیے ایک لازمی امر ہے۔ انھیں قرآن و سیرت کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے حالات زندگی کا بھی مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔

کردار و سیرت کے حوالے سے معلّمِ اسلامیات کے لیے عمدہ اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اس کا عقیدہ درست ہونا چاہیے کیوں کہ ہمارے دین کی بنیاد درست عقائد پر ہی ہے۔

اچھے معلّم کی ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہیے کہ وہ اپنی بات بہتر اور آسان انداز میں طلبا تک پہنچا سکے اور ان سے اس طرح ہم کلام ہو کہ اگر کوئی سوال یا سوالات طالب علموں کے ذہنوں میں ہوں تو انھیں ان کا واضح جواب مل سکے۔ ایک اچھے معلّم کو تدریس کے طریقوں، تعلیم کی تاریخ سے واقفیت اور تعلیم کی اہمیت سے آگاہ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اسے اشارات سبق مرتب کرنے کے اصولوں سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ کمرۂ تدریس میں معلّم کو ہمہ وقت مستعد اور متحرک نظر آنا چاہیے۔ لباس اور وضع قطع سے اسے سادگی اور شائستگی کا نمونہ دکھائی دینا چاہیے۔

ایک اچھا استاد اپنے اوصاف اور طرزِ عمل ہی کی وجہ سے طالب علموں کا سچّا دوست، بہی خواہ اور راہ نما بن سکتا ہے۔ لہٰذا حلم، بردباری، روشن خیالی، استاد کا وصف ہو اور طالب علموں کے ساتھ شفقت اور محبّت سے پیش آئے۔ ان کی دل جوئی اور دل داری کرے اور انھیں خلوصِ نیت کے ساتھ سبق پڑھائے۔ ایسا ہی استاد، شاگردوں کے لیے مثال اور ان کا محبوب بن سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں معلّمانہ فرائض کی روح، شفقت، محبّت، دل داری اور خیر خواہی سے

عبارت ہے۔ تدریس کے فرائض کی انجام دہی کے دوران طالب علموں پر جبر یا تشدّد کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ لہٰذا معلّمین خصوصاً معلّمینِ اسلامیات کو چاہیے کہ وہ شاگردوں سے محبّت اور شفقت کا برتاؤ کریں۔ غصّے یا طیش میں آ کر بچّوں کو سزا ہرگز نہ دیں بلکہ پیار اور نرمی سے انھیں سمجھائیں۔ سختی کرنے ، مارنے پیٹنے یا خوف اور دباؤ کا رویّہ اختیار کرنے سے طالب علم وقتی طور پر اس کا اثر قبول کرے گا جو عارضی ہوگا۔ تجربات سے ثابت ہے کہ سخت کلمات کی نسبت نرم گوئی کا لہجہ زیادہ مؤثّر ثابت ہوتا ہے۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ ''استاد کو اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسے خلوص اور محبّت کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ اگر کوئی دوسرا انھیں دیکھے تو یہ سمجھے کہ یہ استاد اور شاگرد نہیں بلکہ باپ ، بیٹے ہیں۔''

معلّمینِ مذکور کے لیے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ وہ جن بچّوں کو اسلامیات پڑھا رہے ہیں وہ نہایت کم سن اور معصوم ہیں۔ ان پھول جیسے معصوم بچّوں کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرنا یا انھیں خوف میں مبتلا کرنا ایسا ہی ہے جیسے پھولوں پر لو چلنے لگے یا پودوں پر ٹڈّی دل حملہ آور ہو جائے۔

معلّم کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ ہر سبق کے بعد بچّوں سے ایسے سوالات ضرور پوچھے جن سے یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ طلبا نے کس حد تک سبق سے استفادہ کیا ہے یا انھیں سبق کس حد تک ذہن نشین ہوا ہے۔ سبق کا اِعادہ کرنے کے دوران کمرۂ تدریس میں نصب چارٹ ، امدادی اشیا ہٹا دی جائیں اور تختۂ سیاہ پر لکھی تحریریں مٹا دی جائیں۔ معلّم بچّوں کی جانب سے موصولہ جوابات سے اندازہ لگائے کہ انھوں نے سبق کس حد تک یاد کیا۔ اگر جوابات اطمینان بخش ہوں تو یہ سمجھا جائے کہ معلّم کا طریقۂ تدریس کامیاب رہا۔ بصورت دیگر سبق کو دوبارہ دہرایا جائے۔ سبق کو اچھّی طرح ذہن نشین کرانے کے لیے گھر کا کام بھی بچّوں کو دیا جائے۔

معلّم کے لیے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ نہ صرف جماعت میں آنے سے پہلے وہ سبق ضرور پڑھ لے جو اس دن پڑھایا جائے گا بلکہ رہنمائے اساتذہ کی مدد سے مکمل تیاری بھی کر کے آئے۔

باب اوّل : قرآن مجید

ناظرہ قرآن

امدادی اشیا کے طور پر پہلے باب کی عبارتوں کومختلف چارٹس کی شکل میں دیوار پر آویزاں کیا جائے۔
معلّم کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ وہ جن بچّوں سے مخاطب ہے وہ حروف کی شناخت اورصحت دونوں چیزوں کے طالب ہیں۔ بچّوں کوسبق ان کی صلاحیت کے مطابق ہی دینا چاہیے تاکہ وہ خوش دلی کے ساتھ اسے یاد کرسکیں۔ جماعت میں بعض بچّے کمزور ہوتے ہیں ، اگر ان بچّوں کی کمزوری عارضی ہےتو اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے ، اس کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کمزور بچّوں کونسبتاً زیادہ ذہین اور تیز بچّوں کے ساتھ بٹھا دیا جائے۔
ناظرہ کے باب میں حروف کی پہچان کراتے وقت الفاظ کی ادائیگی اورمخرج پر خاص توجہ دی جائے اورکوشش یہ کی جائے کہ جماعت کے ہر بچّے سے الفاظ دہروائے جائیں۔ اِعراب کی شناخت اچّھی طرح کرائی جائے اورمشکل الفاظ کے معنی زبانی بتادیے جائیں۔ بچّوں میں غور وفکر کی عادت پیدا کرنے کے لیے کتاب میں درج مختلف الفاظ کوتختۂ سیاہ پر لکھنے کے بعد پوچھا جائے کہ کون سا لفظ مشدّد ہے یا حروفِ مدّہ میں سے ہے وغیرہ
مثلاً : تشدید کیا ہے۔تشدید کی ایک بڑی سی شکل بنا کرتختۂ سیاہ پر دکھا دی جائے تو بہتر ہے۔
مدِّمفصّل سے کیا مراد ہے؟ مدِّمتصّل کسے کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ کے بارے میں دورانِ سبق بچّوں کو تفصیل سے بتایا جائے اور ان اِعراب کی مشق کرائی جائے۔

حفظِ قرآن

سورۃ العصر اور سورۃ الفیل کے چارٹ بطور امدادی اشیا تیار کرائے جائیں اور دونوں سورتیں باری باری بچّوں کو یاد کرائی جائیں اور تلفّظ پر خصوصی دھیان رکھا جائے۔

حفظ و ترجمہ

الحمدللہ، سبحان اللہ، جزاک اللہ، استغفراللہ اور ربِّ زِدنی عِلماً کے چارٹ مع ترجمہ بطور امدادی اشیا تیار کرائے جائیں اور دورانِ سبق انھیں کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

تمہید کے طور پر بچّوں سے دریافت کیا جائے۔ مثلاً: ہم الحمدللہ کیوں اور کس موقع پر بولتے ہیں۔ جواب آنے کے بعد چارٹ کی طرف اشارہ کرکے اس کا مطلب بتایا جائے اور اعلانِ سبق کیا جائے کہ ہم آج اس لفظ یا ان الفاظ کے بارے میں پڑھیں گے۔ بچّوں میں سبق سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ان الفاظ کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جائے۔

ضروری ہے کہ معلّم اس بارے میں دینی کتب سے استفادہ کرے۔

باب دوم: ایمانیات و عبادات

اللہ پر ایمان

امدادی اشیا

کمرۂ جماعت میں آنے سے پہلے معلّم ، امدادی اشیا کا اہتمام کرے۔ امدادی اشیا کے طور پر خانۂ کعبہ کی تصویر ، جنگلات اور باغات کی تصویر یا قدرتی مناظر کی تصویر اور چارٹس جن پر سبق کی وہ قرآنی آیات درج ہوں جو اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں ہیں۔

مقاصد

بچّوں کو سبق دینے سے پہلے استاد کو سبق کے مقاصدِ عام اور مقاصدِ خاص کا تعین کر لینا چاہیے۔

مقاصدِ عام

طلبا میں اسلامی روح بیدار کرنا ، انھیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا اور اللّٰہ کی بڑائی بیان کرنا۔

مقاصدِ خاص

طلبا کو یہ باور کرانا کہ عقیدۂ توحید کیا ہے۔ اللّٰہ واحد ہے ، وہی عبادت کے لائق ہے اور ہمیں اسی کا شکر ادا کرنا چاہیے کیوں کہ اس نے ہمیں دنیا جہان کی نعمتیں عطا کی ہیں۔

مقاصدِ خاص کا تعین کرنے کے بعد بچّوں کو سبق کے لیے آمادہ کرنے کے ضمن میں کچھ ایسے سوالات کیے جانے ضروری ہیں تا کہ ان کا ذہن عنوانِ سبق سے قریب تر آ جائے۔ مثال کے طور پر ہم نے اللّٰہ کو کیسے پہچانا؟ اللّٰہ کو دیکھے بغیر ماننے کی کیا وجوہ ہیں؟ یا ہم کس کی عبادت کرتے ہیں؟ وغیرہ

مقاصدِ خاص میں سے وہی حصّہ اعلانِ سبق کے طور پر باآوازِ بلند بچّوں کے گوش گزار کیا جائے جو اس پیریڈ میں پڑھانا مقصود ہو۔ پہلے سبق کے اس حصّے کو مختلف بچّوں سے پڑھوایا جائے اور پھر اسی ضمن میں سوالات بھی کیے جائیں تا کہ سبق کا اِعادہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے۔

ہمارے نبی ﷺ

امدادی اشیا

مسجدِ نبوی کی تصویر، چارٹ جس پر''لانبیَّ بَعدی'' (ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں) درج ہو۔
امدادی اشیا سبق شروع کرنے سے پہلے کمرۂ جماعت میں کسی واضح مقام پر آویزاں کردی جائیں۔
استاد مقاصد کا تعین کرے۔

مقاصدِ عام

طلبا میں اسلامی روح بیدا کرنا، عقیدۂ رسالت سے روشناس کرانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو یہ باور کرانا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری رسول، تمام کائنات کے قائد و راہ نما اور بہترین اخلاق کا نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ رحمتہ اللّعالمین ہیں۔

مقاصدِ خاص کا تعین کرنے کے بعد بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانا اور انھیں سبق کے لیے آمادہ کرنا سود مند ہوتا ہے۔ استاد، مسجدِ نبوی کی تصویر کی طرف اشارہ کرکے سوال پوچھ سکتا ہے کہ اس تصویر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تصویر میں نظر آنے والی مسجد کو''مسجدِ نبوی'' کیوں کہا جاتا ہے؟ نبی کسے کہتے ہیں؟ نبی اور رسولوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

سوال جواب کے بعد استاد اعلانِ سبق کرتے ہوئے صرف اس عنوان کے بارے میں بتائے جسے دورانِ پیریڈ پڑھانا مقصود ہو۔ مثلاً، پیارے بچّو! آج ہم پڑھیں گے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری رسول کیوں کہا جاتا ہے؟ یا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام کائنات کا رہبر اور راہ نما کیوں مانا جاتا ہے؟

بچّوں سے سبق باری باری پڑھوایا جائے اور پھر جتنا سبق پڑھا گیا ہو اس بارے میں سوالات بھی کیے جائیں۔ مثلاً قبیلہ عدی کا تذکرہ آئے یا پھر طائف کے واقعے کے بارے میں سبق زیرِ تدریس ہو تو اس بارے میں سوالات کیے جاسکتے ہیں۔

قرآنِ مجید

امدادی اشیا

قرآنِ پاک کی تصویر، پانچوں آسمانی کتابوں کے ناموں پر مشتمل چارٹ۔
استاد مقاصد کا تعین کر کے کمرۂ جماعت میں آئے۔

مقاصدِ عام

طلبا میں اسلامی روح بیدار کرنا، قرآن پاک کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔

مقاصدِ خاص

قرآن مجید تمام انسانوں کے لیے راہِ ہدایت ہے۔قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔
مقاصدِ خاص کا تعین کرنے کے بعد بچّوں کو آمادۂ سبق کرنا استاد کی ذمّے داری ہے۔سبق کے عنوان سے قریب تر لانے اور بچّوں کو سبق کی جانب آمادہ کرنے کے لیے چند سوالات کرنا ضروری ہے۔
مثلاً : کتاب کسے کہتے ہیں؟ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کون سی ہے؟
جب بچّوں کا جواب آجائے اور کوئی بچّہ یہ بتادے کہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے تو معلّم سبق کا اعلان کردے۔ پیارے بچّو! آج ہم قرآن مجید کے بارے میں پڑھیں گے۔
سبق کے آخر میں سوالات کیے جائیں کہ قرآن مجید کو ہدایت کیوں کہا جاتا ہے؟ قرآن مجید سے پہلے آنے والی کتابیں کیوں منسوخ کردی گئیں؟ قرآن مجید آخری کتاب کیوں ہے؟

طہارت

امدادی اشیا

وضو کرتے ہوئے بچّے کی تصویر۔

مقاصدِ عام

بچّوں کو صفائی کے فوائد سے روشناس کرانا۔

مقاصدِ خاص

طہارت کی ہمارے دین میں کیا اہمیت ہے اور صفائی کے کیا فائدے ہیں؟

بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانے اور سبق کی جانب آمادہ کرنے کے لیے ان سے پوچھا جائے کہ آپ صبح اٹھ کر کیا کام کرتے ہیں؟ بچّے جواب دیں گے ہاتھ ، مُنہ دھوتے ہیں ، دانت صاف کرتے ہیں۔ پھر یہ سوال پوچھا جائے۔ اچھّا آپ یہ بتائیں کہ آپ کو گندے بچّے اچھّے لگتے ہیں یا صاف بچّے؟ بچّوں کا لازماً جواب ہوگا ''صاف بچّے'' پھر یہ سوال بھی کیا جاسکتا ہے کہ گلی کوچوں میں گندگی اور کوڑا کرکٹ پھیلا ہوا اچھّا لگتا ہے یا بُرا؟ اس سوال کا جواب یقیناً یہ آئے گا کہ ''بُرا لگتا ہے۔''

معلّم اسی طرح کے مزید سوالات کرسکتا ہے جس کے بعد اعلانِ سبق کیا جاسکتا ہے۔ پیارے بچّو! آج ہم صفائی کے بارے میں پڑھیں گے۔ ہمارے مذہب میں بھی گندگی کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اس موقع پر بچّوں سے پوچھا جاسکتا ہے یا انھیں بتایا جاسکتا ہے کہ آج کل صاف ستھرے ماحول کے بارے میں ریڈیو ، ٹی وی اور اخبارات پر بہت باتیں سُننے میں آتی ہیں مگر ہمارے مذہب میں چودہ سو برس پہلے اس بارے میں بہت کچھ بتا دیا گیا تھا۔

اس تمہید کے بعد بچّوں سے سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے اور دورانِ سبق متعلقہ سوالات بھی کیے جاتے رہیں۔

روزہ

امدادی اشیا

چارٹ : ’’اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا‘‘ (القرآن)

چارٹ : ’’روزہ ڈھال ہے۔‘‘ (حدیثِ رسول ﷺ)

مقصدِ عام

طلبا میں اسلامی روح بیدار کرنا۔

مقصدِ خاص

روزے کے بارے میں طلبا کو آگاہ کرنا۔

بچّوں کو سبق سے قریب تر لانے اور انھیں سبق شروع کرنے کے لیے تیار کرنے کی غرض سے سوال کیے جائیں گے۔

رمضان کے مہینے کی خاص بات کیا ہے؟ روزے میں کیا کرتے ہیں؟ کھانا پینا کب بند کرتے ہیں اور کب شروع کرتے ہیں؟

پیارے بچّو! آج ہم آپ کو بتائیں گے روزہ کیا ہے اور کیوں رکھا جاتا ہے؟ روزہ کن لوگوں پر فرض ہے اور اس کے کیا فائدے ہیں؟

تمہید کے طور پر بچّوں کو مختصراً بتا دیا جائے کہ روزہ عبادت ہے اور مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی روزے رکھتے ہیں۔ البتہ ان کے ہاں روزے کی شکل مختلف ہوتی ہے اور وہ رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزے رکھتے ہیں۔ اب آپ پڑھیں گے کہ ہمارے مذہب میں روزے کی کیا اہمیت ہے اور روزہ کیسا ہوتا ہے؟

سبق کے اختتام پر یا دورانِ سبق استاد، بچّوں سے مختلف لیکن متعلقہ سوالات پوچھتا رہے تاکہ اِعادۂ سبق کے ساتھ ساتھ تمام باتیں بچّوں کو ذہن نشین ہو جائیں۔

باب سوم : سیرتِ طیّبہ

رسول اللہ ﷺ کی رضاعت

مقاصدِ عام

رسول اللہ ﷺ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں بچّوں کو آ گاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے بعد پرورش کے حالات اور بچپن سے بچّوں کو روشناس کرانا۔

امدادی اشیا

خانۂ کعبہ اور مسجدِ نبوی کی تصاویر۔

آمادگی

پیارے بچّو! ہمارے پیارے رسول ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟ جواب آنے کے بعد معلّم بچّوں کو تمہید کے طور پر بتادے کہ ہمارے رسول ﷺ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے مکّے میں پیدا ہوئے اور اس زمانے میں دستور تھا کہ عرب اپنے بچّوں کو پیدائش کے بعد شہر سے باہر کسی سرسبز نخلستان یا دیہی علاقے میں بھیج دیا کرتے تھے۔ کیوں کہ وہاں کی آب و ہوا بہت اچّھی اور صاف ستھری ہوتی ہے۔ پیارے بچّو! آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ شہروں میں ٹریفک کا دھواں ، شور اور گندگی بہت ہوتی ہے جب کہ گاؤں دیہات میں صاف ستھرا ماحول اور ہرے بھرے کھیت اور باغات ہوتے ہیں جہاں تازہ ہوا ہوتی ہے۔

اعلانِ سبق

آمادگی کے بعد بچّوں کو عنوان سے قریب لانے کے لیے سوال کیا جائے کہ بچّو! آپ میں سے کسی کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو آپ کی والدہ نے دیہات میں کون سی نیک خاتون کے ساتھ بھیجا تھا؟ جواب ملے یا نہ ملے اس وقت استاد یہ اعلان کرسکتا ہے کہ پیارے بچّو! آج ہم آپ کو اسی بارے میں سبق پڑھا رہے ہیں۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے سبق کا ایک ایک پیراگراف باآواز بلند پڑھوایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ان سے متعلقہ سوالات بھی پوچھے جائیں۔ ایک پیریڈ کے لیے ایک پیراگراف کافی ہے۔ دوسرے دن اگلے پیراگراف کے مندرجات سے قریب لانے کے لیے بچّوں سے استقرائی سوالات پوچھنے کے بعد اعلانِ سبق کیا جاسکتا ہے۔ امدادی اشیا سے استفادے کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جب حضور ﷺ کی مکّے میں ولادت کا تذکرہ آئے تو پوچھا جائے کہ تصویر میں خانہ کعبہ نظر آرہا ہے، یہ کس شہر میں واقع ہے۔ اسی طرح جب حضرت بی بی آمنہ کے ساتھ آپ ﷺ کا مدینے کے سفر کا تذکرہ آئے تو مسجدِ نبوی کی تصویر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے کہ یہ مسجد کہاں واقع ہے؟

اسی طرح جب حضور ﷺ کے بچپن کا تذکرہ آئے اور یہ پیراگراف سبق کے طور پر پڑھایا جائے تو اضافی معلومات کے لیے بچّوں کو بتایا جائے کہ بچّو! ہمارے پیارے نبی ﷺ ولادت کے وقت یتیم ہوچکے تھے۔ بچّوں کو یتیم کا مفہوم بھی سمجھا دیا جائے۔ یہ بھی بتایا جائے کہ بہت چھوٹی عمر میں حضور اکرم ﷺ کی والدہ اور دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا تھا اور پھر نوجوانی تک آپ ﷺ کی پرورش آپ کے چچا حضرت ابو طالب نے کی۔

اِعادہ

ہر سبق کے اختتام پر معلّم نتیجہ جانچنے کے لیے بچّوں سے مشقی سوالات پوچھے گا اور موزوں یا ناموزوں جوابات سے اخذ کرے گا کہ بچّوں نے سبق میں کتنی دلچسپی لی یا تدریس سے کس قدر استفادہ کیا؟

استاد، بچّوں کو گھر کا کام بھی تفویض کرے گا اور تختۂ سیاہ پر رضاعت کے معنی بھی اعلانِ سبق کے وقت درج کرے گا۔

باب چہارم : اخلاق و آداب

والدین کا احترام

مقاصدِ عام

بچّوں کو والدین کے مقام سے آ گاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

والدین کا ادب اور احترام کیوں ضروری ہے اور ہمارے دین میں اس کی کیا اہمیت ہے۔

امدادی اشیا

تصویری چارٹ جس میں ایک مرد اور عورت ، ننھّے بچّے کا ہاتھ پکڑ کر جُھولا جُھلا رہے ہوں۔

آمادگی

بچّوں کوعنوان سے قریب لانے کے لیے درج ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ بچّو ! صبح جب آپ اسکول آتے ہیں تو آپ کو ناشتہ کون کراتا ہے؟ تیار کون کراتا ہے؟

۲۔ جب آپ کوکسی چیز کی یا کھلونے کی ضرورت ہوتی ہے تو آپ کس سے کہتے ہیں؟

بچّوں کی اکثریت جواب دے گی کہ ماں ، باپ انھیں تیار کراتے ہیں اور ان کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ اس کے بعد معلّم اعلانِ سبق کرے گا۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو! آج ہم والدین کے احترام کے بارے میں پڑھیں گے۔

نفسِ مضمون

والدین کا احترام

طریقۂ تدریس

آج کے دور میں بہت سے بچّوں کے والدین فکر معاش میں بچّوں کی دیکھ بھال آیاؤں کے سپرد

کر دیتے ہیں یا بعض بچّوں کے ماں یا باپ انتقال کر چکے ہوتے ہیں یا پھر کسی گھریلو تنازع کے سبب بچّوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اس لیے مذکورہ سبق پڑھاتے وقت معلّم کو یہ صورت حال بھی مدِّنظر رکھنی ہوگی اور سبق اس طرح پیش کرنا ہوگا کہ ماں باپ سے محروم بچّوں کو احساس نہ ہونے پائے۔ بچّے بہت نازک مزاج اور حساس ہوتے ہیں۔ لہٰذا والدین کی مجبوریوں کا احساس دلا کر محروم بچّوں کو احساسِ محرومی سے بچایا جاسکتا ہے۔

معلّم اس سبق کے دوران بچّوں کو ماں باپ کا کہنا ماننے اور ان کے ادب و احترام سے متعلق بزرگانِ دین کے قصّے بھی سُنا سکتا ہے جن میں مشہور واقعہ شیخ عبدالقادر محی الدّین جیلانیؒ کا ہے کہ ان کی والدہ نے ایک سفر سے پہلے انھیں ہدایت کی تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ سفر کے اخراجات کے لیے چالیس درہم ان کی والدہ نے ان کی سدری (ویسٹ کوٹ) میں چھپا کر سی دیے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں نے ان کے قافلے کو گھیر لیا اور محی الدّین جیلانیؒ سے جو ابھی کمسن تھے، پوچھا کہ تمھارے پاس کیا ہے۔ انھوں نے بتادیا کہ میری صدری میں چالیس درہم خفیہ طریقے سے سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکوؤں نے ان سے پوچھا کہ آپ اگر یہ نہ بتاتے تو ہمیں ان درہموں کا پتا نہیں چلتا مگر آپ نے یہ بات کیوں نہیں چھپائی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ کیونکہ جھوٹ اللّٰہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ یہ سن کر ڈاکو بہت متاثر ہوئے اور ڈکیتیوں اور بُرے کاموں سے فوراً توبہ کرلی۔

یہ واقعہ ماں باپ کا کہنا ماننے کے ضمن میں بچّوں کو آسان انداز میں سُنایا جائے، اسی طرح والدین کے احترام کے ضمن میں بھی بزرگانِ دین یا اولیائے کرام کے بے شمار واقعات بیان کیے جاسکتے ہیں۔ البتّہ اس کے لیے پیریڈ کے اوقات کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر حسب معمول بچّوں سے متعلقہ سوال و جواب کے ذریعے تدریس کے نتائج جانچے جائیں اور یہ تعین کیا جائے کہ سبق کو دہرانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ طلبا کو گھر کے لیے کام بھی تفویض کیا جائے۔

اساتذہ، بزرگوں اور کتابوں کا احترام

امدادی اشیا

چارٹ۔ کمرۂ جماعت کا منظر (استاد اور شاگرد)، بزرگ (بوڑھے) شخص کو ایک بچّہ سڑک پار کراتے ہوئے۔ کتابوں کی تصویر۔

مقاصدِ عام

اخلاق و آداب کے ضمن میں استاد، بزرگوں اور کتابوں کی تعظیم سے بچّوں کو آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو اساتذہ اور بزرگوں کے مقام اور مرتبے سے آگاہ کرنا، ان کے ادب اور احترام کے طریقے بتانا، کتابوں کی اہمیت اور افادیت سے بچّوں کو روشناس کرانا اور علم کی تعظیم کرانا۔

نفسِ مضمون

اساتذہ کا احترام

آمادگی

بچّوں کو سبق کی جانب متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ بچّو! استاد کا کیا کام ہے؟

۲۔ یہ کام اچّھا ہے یا بُرا؟

۳۔ علم سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

۴۔ لٰہذا استاد کا مرتبہ کیا ہوا؟

دیوار پر آویزاں کمرۂ جماعت کی تصویر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے کہ آپ اس تصویر میں کیا دیکھ رہے ہیں؟

اعلانِ سبق

مذکورہ سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے بعد بچّوں کو بتایا جائے کہ آج ہم استاد اور استاد کے ادب کے بارے میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

بچّوں کو سبق کے آغاز سے پہلے استاد اور شاگرد کے رشتے سے آگاہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ استاد کا درجہ ماں باپ کے برابر کیوں ہوتا ہے؟

اِعادہ

سبق کے اختتام پر مختلف سوالات کے ذریعے سبق سے استفادے کا نتیجہ جانچا جائے۔

نفسِ مضمون

بزرگوں کا احترام

آمادگی

بچّے اور بوڑھے شخص کی تصویر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے کہ یہ بچّہ، بوڑھے شخص کو کہاں لے جارہا ہے؟ جواب ملنے کے بعد معلّم بچّوں کو بتائے گا کہ بوڑھوں یعنی بزرگوں کو ہماری مدد کی کہاں کہاں ضرورت پڑسکتی ہے اور ہمیں ان کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟

اعلانِ سبق

بعدازاں بچّوں کو بتایا جائے گا کہ اب ہم بزرگوں کے ادب کے بارے میں سبق پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

معلّم سوالات کے ذریعے بچّوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرائے گا کہ بزرگ کون ہوتے ہیں اور بزرگی کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ وہ بچّوں کو اچّھی طرح ذہن نشین کرادے کہ اپنے سے بڑا ہر شخص بزرگ ہوتا ہے لہٰذا ہر بڑے کا ادب کرنا ضروری ہے جبکہ بوڑھے لوگ ادب کے ساتھ ساتھ ہماری مدد کے بھی مستحق ہوتے ہیں۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر مختلف سوالات کے ذریعے تدریس کے نتائج کا جائزہ لیا جائے۔

کتابوں کا ادب

مقاصدِ عام

کتابوں کی اہمیت اور مرتبے سے بچّوں کو آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

کتابوں کی افادیت کیا ہے؟ یہ ہمارے لیےعلم کے حصول کا ذریعہ ہیں لہٰذا ان کا ادب ضروری ہے۔

نفسِ مضمون

کتاب کیا ہے؟ کتابوں سے ہم کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں اور کتابوں کا ادب کیسے کرنا چاہیے؟

آمادگی

بچّوں کو کتاب کی تصویر پر مبنی چارٹ کی طرف اشارہ کرکے استقرائی سوالات کیے جائیں۔
بچّوں سے یہ بھی پوچھا جاسکتا ہے کہ آپ کے بستے میں جتنی کتابیں ہیں ان میں کیا لکھا ہوتا ہے؟
کتابوں کے ذریعے تعلیم کس طرح دی جاتی ہے؟

اعلانِ سبق

جب بچّے کتابوں کے بارے میں چند سوالات کے جوابات دے چکیں تو انھیں بتایا جائے کہ آج ہم کتابوں کے ادب کے بارے میں پڑھیں گے۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر بچّوں سے پوچھا جائے کہ آسمانی کتاب کسے کہتے ہیں؟ کتابوں کا ادب کس طرح کیا جاتا ہے؟ بعدازاں یہ تعین کیا جائے کہ بچّوں نے سبق سے کس حد تک استفادہ کیا پھر اگلے سبق کی طرف رجوع کریں۔

سچّائی میں بڑی طاقت ہے

مقاصدِ عام

بچّوں کو سچ بولنے کی ترغیب دلانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو سچ کی اہمیت ، افادیت اور ضرورت سے آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا

سچ پر مبنی اقوال کے چارٹ۔
مثلاً : ''سچ بولنا اچھی عادت ہے۔'' ، ''سانچ (سچ) کو آنچ نہیں۔'' ، ''اسلام ایک سچّا دین ہے۔''

آمادگی

بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانے کے استقرائی اور بیانیہ طریقے استعمال کیے جائیں اور چارٹ پر درج تحریریں پڑھوا کر پوچھا جائے کہ ان چارٹس کی عبارات میں کس بات پر زور دیا گیا ہے۔
استاد ، بچّوں کو حضور اکرم ﷺ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ بھی آسان الفاظ میں سُنائے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت کی تھی۔ واقعہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے :
پیارے بچّو! حضور ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا : ''یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرما دیجیے کہ میں تمام بُرے کام چھوڑ دوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، ''جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔'' وہ صحابی رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نصیحت پر عمل شروع کردیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انھوں نے تمام بُرے کام چھوڑ دیے۔
پیارے بچّو! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دینے سے بُرے کام کیسے چھوٹ گئے؟ ہم آپ کو یہ بھی بتادیتے ہیں۔ ہوا یوں کہ جب وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنے گھر چلے گئے اور انھوں نے جب بھی کسی غلط کام کے بارے میں سوچا تو انھیں یہ خیال آیا کہ اگر میں نے یہ غلط کام کرلیا اور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تو میں آپ ﷺ سے جھوٹ تو نہیں بول سکتا کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ لہٰذا بہتر ہے کہ یہ غلط کام کیا ہی نہ جائے۔ پیارے بچّو! دیکھا آپ نے کہ جھوٹ

بولنے سے توبہ نے ان صحابی رضی اللہ عنہ سے تمام غلط کام چھڑوا دیے۔

پیارے بچّو! پچھلے سبق میں ہم نے آپ کو حضرت غوث الاعظم، شیخ محی الدّین عبدالقادر جیلانیؒ کا سچ بولنے کا ایک واقعہ سُنایا تھا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ سچ بولنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ سچ بولنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔

اعلانِ سبق

تو آیئے بچّو! آج ہم سچ بولنے کے بارے میں سبق پڑھتے ہیں۔

نفسِ مضمون

سچ بولنا۔ سچ کی افادیت بیان کرنا۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باآواز بلند سبق پڑھوایا جائے اور پھر ہر پیراگراف کے خاتمے پر سوالات کیے جائیں۔

پہلے پیراگراف کی سماعت کے موقع پر ''صادق'' کے معنی تختۂ سیاہ پر درج کردیے جائیں اور سوال کیا جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق کیوں کہا جاتا تھا؟

دوسرے پیراگراف کی سماعت کے وقت یا خاتمے پر سوال کیا جائے کہ سچ بولنے کا فائدہ کیا ہے؟
سچ بولنے والوں کی مدد کون کرتا ہے؟

تیسرے پیراگراف کی سماعت کے دوران بتایا جائے کہ جھوٹ بولنے کے نقصانات کیا ہیں؟

چوتھے پیراگراف میں سچ کی فضیلت بتائی گئی ہے، اس بارے میں بچّوں کو اضافی باتیں بتائی جائیں۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر تدریس کے نتائج اخذ کیے جائیں اور بچّوں کو گھر کا کام دیا جائے۔

گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنا

مقاصدِ عام

بچّوں کو معاشرتی آداب سے آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سے آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا

ایک تصویری چارٹ جس میں کسی کے گھر کے دروازے پر گھر کے مکین اور آنے والے مہمان کو دکھایا گیا ہو۔

آمادگی

بچّوں کو استقرائی طریقے کے مطابق معاشرے کے بارے میں آسان زبان میں بتایا جائے اور بتایا جائے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے۔ اچھّے معاشرے میں زندگی گزارنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ پڑوسیوں سے برتاؤ اور گھروں میں آنے جانے اور محفلوں میں اٹھنے بیٹھنے کے آداب بھی ہوتے ہیں مگر آج ہم کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب کے بارے میں پڑھیں گے۔ پیارے بچّو! ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بلااجازت ، بے دھڑک کسی کے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ ہوسکتا ہے کہ گھر کا مکین کسی ضروری کام میں مشغول ہو یا آرام کررہا ہو اور وہ اس وقت آنے والے سے نہ ملنا چاہتا ہو ، لہٰذا کسی کے گھر میں داخلے سے پہلے صاحبِ خانہ یعنی گھر کے مالک کی اجازت ضروری ہے۔

اعلانِ سبق

آیئے بچّو! آج ہم کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باآواز بلند باری باری سبق پڑھوایا جائے اور دورانِ سماعتِ سبق متعلقہ سوالات کیے جائیں تاکہ بچّوں کو یہ آداب ازبَر ہوجائیں۔

اِعادہ

سبق سے استفادے کا معیار جانچنے کے لیے آخر میں بچّوں سے سوالات کیے جائیں اور انھیں گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

شکر گُزاری

مقاصدِ عام

شکر گُزاری کے پہلوؤں سے بچّوں کو روشناس کرانا۔

مقاصدِ خاص

شکر کس کا ادا کرنا سب سے زیادہ اہم ہے؟
شکر ادا کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

امدادی اشیا

الحمد للّٰہ کا چارٹ۔

آمادگی

پیارے بچّو! آپ اکثر لوگوں کو تھینک یو یا شکریہ کے الفاظ ادا کرتے ہوئے سُنتے ہیں یا پھر لوگوں کو شکر الحمدللّٰہ کے الفاظ کہتے ہوئے سنتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ الفاظ کب اور کن مواقع پر ادا کیے جاتے ہیں؟

بچّے اگر ان سوالات کے معقول جواب نہ دے سکیں جیسا کہ ان کی عمروں کو دیکھتے ہوئے امکان ہے تو استاد خود بچّوں کو وضاحت سے بتائے کہ یہ الفاظ کب اور کن مواقع پر ادا کیے جاتے ہیں۔ اس طرح بچّوں کو عنوان سے قریب تر لایا جائے۔

اعلانِ سبق

معلّم اعلانِ سبق کرتے ہوئے بتائے کہ آج ہم شکر گُزاری کے بارے میں سبق پڑھ رہے ہیں جس

میں بتایا گیا ہے کہ سب سے زیادہ ہمارے شکر کے قابل کون سی ذات ہے؟ شکر ادا کرنے کا کون سا طریقہ سب سے بہتر ہے اور شکر کن طریقوں سے ادا کیا جاتا ہے؟

نفسِ مضمون

شکر ادا کرنے کی ضرورت اور طریقے۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے با آواز بلند سبق پڑھوایا جائے اور دورانِ سماعت مختلف سوالات کیے جاتے رہیں تاکہ بچّے شکر کی اہمیت اور ضرورت سے اچّھی طرح آگاہ ہوجائیں۔ دورانِ سبق چارٹ کی جانب اشارہ کرکے الحمد للّٰہ کا مطلب بھی انھیں بتایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ یہ الفاظ ہم کب اور کن مواقع پر ادا کرتے ہیں؟

اِعادہ

سبق کے اختتام پر تدریس کے نتائج اخذ کیے جائیں اور بچّوں سے مختلف سوالات کے ذریعے ان کی سبق سے استفادے کی صلاحیت کو جانچا جائے۔ انھیں گھر کا کام بھی تفویض کیا جائے۔

معافی مانگنا

مقاصدِ عام

بچّوں کو رواداری اور عفو و درگزر کے معاملات سے آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، غلطیوں پر معافی مانگ لینا اچّھی بات ہے۔ بچّوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ غلطیاں کرنے پر معافی مانگ لینا چاہیے۔ اللّٰہ تعالیٰ بھی غلطیاں معاف کردیتا ہے۔

آمادگی

بچّوں کو سبق کے عنوان سے قریب لانے کے لیے ان سے سوال کیا جائے کہ ہم اکثر لوگوں کو ''سوری'' کہتے ہوئے سنتے ہیں۔ یہ لفظ کیوں اور کب بولا جاتا ہے اور اس کا کیا مقصد یا معنی ہوتے ہیں؟ معلّم اس سلسلے میں مزید وضاحتیں بچّوں کے سامنے پیش کرے تاکہ انھیں معافی کا مفہوم اچّھی طرح سمجھ میں آجائے۔ اس کے بعد اعلانِ سبق کیا جائے۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو! آج ہم غلطیوں پر معافی مانگنے کے بارے میں پڑھ رہے ہیں۔

نفسِ مضمون

غلطیوں کے ارتکاب پر معافی مانگنا۔

طریقۂ تدریس

سبق مذکور بچّوں سے باآواز بلند پڑھوایا جائے اور دورانِ سبق سوالات کیے جائیں۔ مثلاً غلطیاں کس طرح کی ہوتی ہیں؟ معافی مانگ لینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر تدریس سے استفادے کے نتائج اخذ کرنے کے لیے بچّوں سے سوالات کیے جائیں اور انھیں گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

جماعت کے آداب

مقاصدِ عام

بچّوں کو معاشرتی آداب سے آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو جماعت میں داخل ہونے ، جماعت کے نظم و ضبط کا خیال رکھنے اور اساتذہ کی تکریم کے آداب سے آگاہ کرنا۔

آمادگی

بچّوں کو استقرائی طریقے کے مطابق مختلف معاشرتی اور جماعت کے آداب کے بارے میں بتائیں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ زندگی گزارنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں جن کا خیال رکھنا معاشرے میں بسنے والے افراد کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ آج ہم جماعت کے آداب کے متعلق پڑھیں گے۔

پیارے بچّو! ہم جماعت میں بیٹھ کر علم حاصل کرتے ہیں اس لیے ہمیں جماعت کے آداب کا خیال بھی رکھنا چاہیے کیونکہ اگر ہم جماعت کی صفائی کا خیال نہیں رکھیں گے تو آلودہ ماحول میں ہم اچھے طریقے سے تعلیم حاصل نہیں کرسکیں گے کیونکہ ہم اکثر بیمار رہیں گے اسی طرح اگر جماعت میں بچے شور کریں اور کوئی بھی استاد کی بات غور سے نہ سُنے تو جماعت میں بچّے تعلیم حاصل نہیں کرسکیں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جماعت کے آداب کا خود بھی خیال رکھیں اور دوسرے بچّوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

اعلانِ سبق

آیئے بچّو! آج ہم جماعت کے آداب کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

نفسِ مضمون

جماعت کے آداب

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باآواز بلند باری باری سبق پڑھوایا جائے۔

اِعادہ

سبق سے استفادے کا معیار جانچنے کے لیے آخر میں بچّوں سے سوالات کیے جائیں۔

اچھّے ساتھی

مقاصدِ عام

بچّوں کو اچھّے دوستوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو اچھّے ساتھی کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کرنا۔

آمادگی

بچّوں کوعنوان سے قریب تر لانے کے لیے بیانیہ طریقہ استعمال کیا جائے۔استاد بچّوں کو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثالیں دے کر بتائیں کہ اچھّے ساتھی نہ صرف دنیاوی معاملات میں کام آتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو دین پر عمل کرنے کی بھی ترغیب دیتے ہیں۔

بچّوں کو استاد یہ بھی بتائے کہ بُرے لوگوں کی صحبت انسان کی شخصیت ، عادات اور اعمال کو خراب کردیتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ و برباد ہوجاتی ہیں۔

اعلانِ سبق

آیئے بچّو! آج ہم اچھّے ساتھی کی خصوصیات کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

نفسِ مضمون

اچھّے ساتھی

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باآوازِ بلند سبق پڑھوایا جائے اور ساتھ ہی بچّوں سے پوچھا جائے کہ ان کے دوستوں میں کون کون سی اچھّی اور بُری عادتیں ہیں؟ بچّوں سے معلوم کیا جائے کہ وہ اپنے دوستوں کی مختلف کاموں میں کس طرح مدد کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بُرے کاموں سے کس طرح روکتے ہیں؟

اِعادہ

سبق کے اختتام پر بچّوں سے اچھّے ساتھی کی خصوصیات پوچھی جائیں۔